وحدتِ اُمت اور سعودی حکومت

تحریر: پروفیسر محمد یٰسین ظفر

اسلام عالمگیر دین ہے۔ جو تمام ادیان پر غالب ہونے کے لیے آیا۔﴿هُوَ الَّذِيَ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ﴾[التوبۃ:۳۳]'' نبی کریم ﷺ جو پوری انسانیت کے لیے مبعوث ہوئے۔﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعاً ﴾[الاعراف:۱۵۸] تمام اکناف عالم کے لیے یہ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام ہے۔اس کے غلبے کے لیے امت اسلامیہ میں اتحاد واتفاق ازحد ضروری ہے۔ انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں زندگی بسر کرنی چاہیے اور اختلافات کی شکل میں رہنمائی بھی اسی سے لینی چاہیے،فرمایا﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ أَطِيعُواْ اللّهَ وَأَطِيعُواْ الرَّسُولَ وَأُوْلِي الأَمْرِ مِنكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلاً﴾[النساء:۵۹]

حقیقت میں مومنوں کو یہ تلقین کی گئی کہ کسی نظم کے تحت زندگی بسر کریں اور اپنی صفوں میں اختلاف پیدا نہ کریں کیونکہ اختلاف سے قوت ختم ہو جاتی ہے اور ہوا اکھڑ جاتی ہے،فرمایا﴿وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾[الانفال:۴۶] امت میں وحدت سے ہی دشمن خوف زدہ ہوگا۔ ورنہ وہ نقصان پہنچائے گا اور آپ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا جب دشمن مسلمانوں پر ایسے حملہ آور ہوگا جیسے لوگ دستر خوان پر ٹوٹتے ہیں۔ حدیث میں ہے (یوشک ان تداعی علیکم الامم من کل کما تتداعی الاکلة علی قصعتها) صحابہؓ نے عرض کیا، کیا ہماری تعداد کم ہوگی فرمایا نہیں بلکہ تمہاری تعداد بہت زیادہ ہوگی تمہاری حیثیت سیلاب کی جھاگ کی طرح ہوگی دشمن کے دلوں سے اللہ تمہاری ہیبت ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا وہن کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا:(حب الدنیا وکراھیة الموت)''دنیا کی محبت اور موت کا ڈر۔'' [ابوداؤد:۴۲۹۷] ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ہدایت ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد رکھیں

فرمایا﴿وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ﴾[آل عمران:۱۰۳] حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا(ان اللہ یرضی لکم ثلاثا ویکرہ ثلاثا فیرضی لکم ان تعبدوہ ولا تشرکوا بہ شیئا وان تعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ویکرہ لکم قیل وقال وکثرۃ السوال ، واضاعۃ المال) [صحیح مسلم:۱۷۱۵] ''اللہ تین چیزوں کو پسند کرتے ہیں اور تین کو ناپسند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور تمام مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اور اللہ تعالیٰ کو قیل وقال (فضول گفتگو) بے جا سوالات اور فضول خرچی ناپسند ہیں۔''

اتحاد واتفاق کی اہمیت اور افادیت سے کون انکار کرسکتا ہے۔ خاص کر موجوہ عالمی حالات کے تناظر میں اس کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے۔ اور پہلے سے زیادہ امت اسلامیہ کو یکجان کرنے کی ضرورت ہے۔ پورا عالم کفر اس وقت مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہے اور اس نے بڑی چالاکی سے ہماری صفوں میں تفریق پیدا کی ہوئی ہے۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمام اسلامی ممالک اختلافات کی آگ میں جل رہے ہیں۔ کہیں سیاسی اور کہیں مذہبی اور فرقہ واریت کی آڑ میں مسلمان آپس میں دست وگریباں ہیں۔ ہم خود ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں، عزتیں پامال کررہے ہیں، مال برباد کررہے ہیں۔ بدقسمتی سے اسلامی ممالک میں وحدت نہ رہی اور کوئی عالمی قائد یا لیڈر یہ کوشش نہ کرسکا۔

البتہ سعودی حکومت نے ہمیشہ اس میں کلیدی کردار ادا کیا اور اپنے وسائل بھی وحدت کے لیے استعمال کیے۔ گذشتہ دھائیوں کا اگر بغور جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح سعودی فرمانرواؤں نے اپنا کردار ادا کیا۔ رابطۃ العالم الاسلامی کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی اسلامی عوامی تنظیم ہے جس کا مرکز مکہ مکرمہ میں ہے۔ اس کا قیام 18 مئی 1692ء کو عمل میں آیا۔ یہ اقوام متحدہ اور اسلامی سربراہی کانفرنس او یونیسکو کی تعلیم وتربیت کی تنظیم میں نمائندگی کا حق ادا کرتی ہے۔ اس کے اہم اہداف درج ذیل ہیں۔ اسلامی شریعت کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے مقاصد کے حصول میں جدوجہد کرنا۔ اسلام کی عالمگیر دعوت کو فرد معاشرہ اور ممالک تک پہنچانے کی کوششیں کرنا۔ قرآن وسنت کی روشنی میں دعوت وتبلیغ کے کام کو منظّم کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا اور فائدہ اٹھانا، موجودہ جدید وسائل خاص کر میڈیا کے ذریعے اپنا پیغام پوری دنیا میں پہنچانا، اسی طرح کانفرنسوں، سیمینارز اور مختلف ورکشاپس کے ذریعے مسلمانوں کے معیار

کو اچھا بنانا اور ان کے مسائل کو اجاگر کرنا، اسلامی فقہ کی تدوین اور مسلمانوں کی رہنمائی کرنا، عربی زبان کے فروغ میں تمام وسائل بروئے کار لانا، مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق قائم کرنے کے لیے کوششیں کرنا، اور اسی طرح مسلمانوں کی مشکل حالات میں مدد کرنا، تعلیم کو عام کرنا، اسلام کے خلاف تمام شبہات کا ازالہ کرنا اور مسلمانوں کو کتاب و سنت پر جمع کرنا، انہیں تفرقہ بازی سے روکنا، ان کی مشکلات کے حل کے لیے قابل عمل طریقہ اختیار کرنا۔

سعودی حکومت کی یہ پالیسی رہی ہے کہ وہ امت کی وحدت میں ہمیشہ کلیدی کردار ادا کرے۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس حکومت کی محبت کی وجہ سے وہ ان کے مسائل کے حل میں مخلصانہ کوششیں کرتی رہتی ہے اور آئندہ بھی اس عمل کو جاری رکھے گی ان شاء اللہ۔ اس ضمن میں خادم الحرمین الشریفین شاہ عبداللہ مرحوم کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اسلامی ممالک کی قیادت نے ان کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق ہونا چاہیے۔ مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والے عظیم الشان اجتماع میں یہ بات محسوس کی گئی کہ اتحاد و اتفاق کے بغیر مسلمانوں کے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ سعودی حکومت روز اول سے اس بات کو شدت سے محسوس کرتی تھی کہ مسلمانوں میں وحدت سے ہی عزت و وقار ہے۔ لہٰذا سعودی حکومت کے بانی شاہ عبدالعزیز آل سعود نے متعدد بار مسلمان قیادت کو جمع کیا اور انہیں یہ احساس دلایا کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔

مسلمانوں کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہی ہے کہ وہ متحد و متفق ہو جائیں۔ اس ضمن میں سعودی حکومت نے ہمیشہ پہل کی ہے اور متعدد کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے۔ نہ صرف سعودی عرب میں بلکہ پوری دنیا کے اہم مراکز جس میں امریکہ، آسٹریلیا، ملائیشیا، تھائی لینڈ، سپین وغیرہ میں وحدت امت کے لیے مثالی اجتماعات ہوئے جس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ مسلمان باہمی اختلافات کو ختم کر کے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں اور اپنی مشکلات کے حل کے لیے مل جل کر کام کریں۔

موجودہ فرمانروا شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود نے اپنے حالیہ بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اس وقت مسلمانوں کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے جس میں سے اہم دہشت گردی ہے۔ سعودیہ کے داخلی مسائل کے علاوہ خارجی مسائل بہت اہم ہیں، اُنھوں نے افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا کہ خطے میں

پہلے عربی ممالک کا مسئلہ اسرائیل کے ساتھ تھا جبکہ اب عرب ممالک آپس میں دست وگریباں ہیں جس سے وحدت امت کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ اُنھوں نے سعودی حکومت کی سابقہ کوششوں کا تفصیلی تذکرہ کیا اور بتایا کہ کس طرح شاہ فہد رحمہ اللہ اور ان کے بعد شاہ عبداللہ رحمہ اللہ نے یہ کردار ادا کیا۔ اُنھوں نے مزید کہا کہ اس وقت امت اسلامیہ پہلے سے زیادہ اتحاد واتفاق کی محتاج ہے، اس ضمن میں ہم کلیدی کردار ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو آخری رسول ﷺ کی بعثت کا مرکز بنایا۔ اور مسلمانوں کا قبلہ بھی۔ لہٰذا ہم تمام وسائل بروئے کار لاتے ہوئے امت میں وحدت پیدا کریں گے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے بھی اپنی خدمات پیش کریں گے۔ یہی اسلام کی ہمیں تعلیم ہے جس کی روشنی میں کوئی کردار ادا کرنے سے نہیں رکیں گے۔ اُنھوں نے فرمایا کہ اسلام اعتدال پر مبنی دین ہے۔ یہ رحمت والا اور بہت شفیق دین ہے۔ اس کے ذریعے ہم نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کو امن کا پیغام دیتے ہیں۔ خاص کر موجودہ دہشت گردی کی مذمت کرتے ہوئے اس کو ختم کرنے کے لیے باہمی تعاون جاری رکھیں گے اور ان تمام سازشوں کو ناکام بنائیں گے جو مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لیے کی جارہی ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ صیہونیت کا یہ زعم خاک میں ملا دیں گے جو وہ سعودیہ کو ایران کے ساتھ لڑانے کی کوششیں کررہا ہے اور بعض خلیجی ممالک کو آپس میں الجھا رہا ہے۔ ہم حالات سے پوری طرح باخبر ہیں اور ہم کسی سازش کا حصہ نہیں بنیں گے اور مل جل کر عالمی سازشوں کو ناکام بنادیں گے۔ آپ کے خطاب سے امت کے اتحاد کے لیے لوگ پرامید ہوئے ہیں اور آپ کی کوششوں کو بنظر تحسین دیکھتے ہیں اور توقع کرتے ہیں کہ شاہ سلمان بن عبدالعزیز آل سعود تاریخی کردار ادا کریں گے۔

جامع مسجد غازی اہل حدیث میرپور میں اتحادِ امت سیمینار

مورخہ 5 اپریل بروز اتوار جامع مسجد غازی اہل حدیث میرپور میں عظیم الشان اتحادِ امت سیمینار ہوا جس کی صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے کی۔ سیمینار سے حافظ اسعد محمود سلفی اور مولانا ابرار ظہیر (گوجرانوالہ) نے خطاب کیا۔ اس سیمینار کے انتظامات قاری خلیل الرحمٰن صدر اہل حدیث یوتھ فورس آزاد کشمیر، مولانا ابوبکر یزدانی صدر اہل حدیث یوتھ فورس میرپور اور شاہد قربان جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس میرپور اور ان کے رفقاء نے کیے۔ رئیس الجامعہ کی دُعا سے یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا، انتظامیہ کی طرف سے شرکاء کی ضیافت کی گئی۔